© rasailojaraid.com

جو تھے غارت گرِ تہذیب اُن کو — تمدن کا نگہباں کر دیا ہے
حیا و شرم کی پاکیزگی سے — مزیّنِ حسنِ ایماں کر دیا ہے
جمالِ زندگی بخشا ہے جس کو — مسیح و خضرِ دوراں کر دیا ہے
فقیروں کو عطا کی بادشاہی — ضعیفوں کو سلیماں کر دیا ہے
جو ذرے پردۂ ظلمت میں گم تھے — انھیں مہرِ درخشاں کر دیا ہے
جنھیں خدام کہتا تھا زمانہ — انھیں مخدومِ دوراں کر دیا ہے
غرورِ خواجگی کا سر جھکا کر — غلاموں کو بھی سلطاں کر دیا ہے
بنا کر بے نیازِ ساز و ساماں — امیرِ ساز و ساماں کر دیا ہے
بنا کر دولت و محنت کو یک دل — بڑی مشکل کو آساں کر دیا ہے
مٹا کر جبرِ اوہامِ کہن کو — اندھیرے میں چراغاں کر دیا ہے
خزاں بنیاد ویرانوں کو تو نے — گلستاں در گلستاں کر دیا ہے
وہ شمعیں آندھیوں میں جل رہی ہیں — جنھیں تو نے فروزاں کر دیا ہے
بڑھا کر احترامِ صنفِ نازک — نگہبانِ دل و جاں کر دیا ہے
سکھا کر شیوۂ تہذیبِ مستور — ادب آموزِ ایماں کر دیا ہے
بشر کو دولتِ اخلاص دے کر — امینِ حسنِ یزداں کر دیا ہے
بہشتِ سرمدی کی راحتوں کو — شریکِ دردِ انساں کر دیا ہے
بنایا ہے اُسے خیرِ مجسم — جسے تو نے مسلماں کر دیا ہے

متاعِ کُل ہے فیضِ عام تیرا
مرادِ زندگی ہے نام تیرا

تجھے دیکھا تو وجدانِ دلِ یقیں نے — کلامِ خالقِ اکبر کو سمجھا
خلوصِ بندگی کی روشنی میں — جلالِ مسجد و منبر کو سمجھا
ہوئے روشن در و بامِ مدینہ — تو "والصبح اذا اسفر" کو سمجھا

© rasailojaraid.com